سلسلہ خطبہ 15
خُطبہ جمعۃ المُبارک
خطبہ رائٹر
ابوضیاء تنزیل عابد
مُدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا
عُنوان:
سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
فضائل وخصائل
زیرِاہتمام
شعبہ تبلیغ جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
فضائل وخصائل

اہم عناصر:

❁ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف
❁ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل
❁ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادى له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ[الحدید:10]

ذی وقار سامعین!

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ انسان کو زمین پر بھیج کر بے یار و مددگار نہیں چھوڑا بلکہ اس کی رشد و ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کا عظیم سلسلہ شروع فرمایا، اس عظیم سلسلے کی آخری کڑی جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے

کچھ نہ کچھ ساتھی اور دوست عطاء فرمائے، اس طرح اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ساتھی اور دوست عطاء فرمائے جن کو "صحابی" کہا جاتا ہے۔ آقا علیہ السلام کے صحابہ کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں؛

❁ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ[التوبہ:100]

"اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ہمیشہ۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

❁ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا[الفتح:29]

"محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ان

کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔"

❁ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ[الحدید:10]

"اور تمھیں کیا ہے تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، جب کہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے۔ تم میں سے جس نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور جنگ کی وہ (یہ عمل بعد میں کرنے والوں کے) برابر نہیں۔ یہ لوگ درجے میں ان لوگوں سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد میں خرچ کیا اور جنگ کی اور ان سب سے اللہ نے اچھی جزا کا وعدہ کیا ہے اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، خوب باخبر ہے۔"

❁ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ [بخاری:2651]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ (صحابہ) ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے (تابعین)۔ پھر وہ لوگ جو اس کے بھی بعد آئیں گے (تبع تابعین)

❁ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ، فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ [بخاری: 2897]

ترجمہ: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کی فوج جہاں پر ہوں گی ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا فوج میں کوئی ایسے بزرگ بھی ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو، کہا جائے گا کہ ہاں تو ان سے فتح کی دعا کرائی جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس وقت اس کی تلاش ہو گی کہ کوئی ایسے بزرگ مل جائیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو، (یعنی تابعی) ایسے بھی بزرگ مل جائیں گے اور ان سے فتح کی دعا کرائی جائے گی اس کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسے بزرگ ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں کی صحبت اٹھائی ہو کہا جائے گا کہ ہاں اور ان سے فتح کی دعا کرائی جائے گی۔

❁ عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ [بخاری: 3673]

ترجمہ: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہو۔ اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مد غلہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ان کے آدھے مد کے برابر۔

❁ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک قول ہے: "إن اللهَ تعالى نظرَ في قلوبِ العباد، فوجدَ قلبَ محمدٍ ﷺ خيرَ قلوبِ العباد، فاصطفاهُ لنفسِه، وابتعثَه برسالتِه، ثم نظرَ في

قلوبِ العباد بعد قلب محمدٍ ﷺ فوجدَ قلوبَ أصحابِه خيرَ قلوب العباد، فجعلَهم وُزراءَ نبيِّه، يُقاتِلون على دينِه".

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالٰی نے بندوں کے دلوں میں دیکھا، تو محمد ﷺ کا دل سب سے بہتر پایا، اسی لئے انہیں اپنے لئے چُن لیا، اور اپنا پیغام دے کر بھیجا، پھر محمد ﷺ کے دل کے بعد بندوں کے دلوں کو دیکھا تو ان کے صحابہ کے دلوں کو سب سے بہترین پایا اس لئے انہیں اپنے نبی کے وزراء بنادیا، جو اس کے دین کی خاطر جہاد کرتے تھے۔[مسند احمد:3600 صحیح]

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر آخری صحابی تک ہر صحابی ان تمام فضائل کا مصداق ہے، سارے صحابہ کی فضیلت، شان اور مقام بہت زیادہ ہے۔ وہ اللہ کے چنیدہ اور برگزیدہ لوگ ہیں۔

آج کے خطبہ جمعہ میں ہم ایک مظلوم صحابی کا تذکرہ کریں گے، وہ مظلوم اس لئے ہیں کہ تاریخ اور تاریخ نویسوں نے ان کے فضائل اور خصائل کے معاملے میں ان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے، اسی تاریخ کو بنیاد بناکر بعض گمراہ اور ناعاقبت اندیش لوگ ان پر تبراء کرتے ہیں۔ اس بات کو آغاز میں ہی میں سمجھ لیں، اس کو قاعدہ اور اُصول بنالیں کہ

"صحابہ تاریخی شخصیات نہیں ہیں کہ ان کے فضائل و مقام کو تاریخ پر پرکھا جائے بلکہ صحابہ قرآنی اور حدیثی شخصیات ہیں، ان کے فضائل و مقام کو سمجھنے کے لئے قرآن اور حدیث کو معیار اور کسوٹی بنایا جائے گا"

اس لئے آج ہم سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل، شان اور مقام کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں سمجھیں گے۔ تاکہ ہمارا نام بھی ان کے حب داروں اور جانثاروں میں شامل ہو جائے۔

سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف

نام ونسب اور کنیت:

ابو عبدالرحمن معاویہ بن ابو سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن مناف بن قصیّ بن کلاب، قریشی، اموی مکی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ ایک عظیم صحابی رسول ہیں، جو فتح مکہ کے موقع مسلمان ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خصوصی اعزاز سے نوازتے ہوئے فرمایا: "جو شخص ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہو گا اسے امن حاصل ہو گا۔"[بخاری:4280]

سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے تین بھائی اور چار بہنیں تھیں؛

یزید بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما

عتبہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما

عنبسہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما

ام حبیبہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہما

ام الحکم بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہا

عزہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہما

امیمہ بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہما

سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام:

سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع پر اپنے باپ اور بھائی یزید کے ساتھ مسلمان ہوئے۔[الاصابۃ:۳/۴۳۳] مشہور روایت تو یہی ہے مگر ان سے ان کا یہ قول بھی مروی ہے

کہ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر ۷ھ میں مسلمان ہوا مگر میں نے اسے اپنے باپ سے مخفی رکھا، جب انہیں کچھ دیر بعد اس کا علم ہوا تو وہ مجھ سے کہنے لگے: تمہارا بھائی یزید تم سے بہتر ہے جو اپنی قوم کے دین پر کاربند ہے۔ اس پر میں نے ان سے کہا: مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس وقت میں آپ کی تصدیق کر چکا تھا۔ پھر جب آپ فتح مکہ کے موقع پر شہر میں داخل ہوئے تو میں نے اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کر دیا پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے خوش آمدید کہا اور میں آپ کی خدمت میں رہ کر کتابت کرنے لگا۔[البدایۃ و النہایۃ: ۱۱/۳۹۶] معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک ہوئے اور آپ ﷺ نے انہیں مال غنیمت کے ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا دیا۔[البدایۃ والنہایۃ:۱۱/۳۹۶]

سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

قرآن سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل:

❁ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ[التوبۃ:۲۶]

”پھر اللہ تعالی نے (غزوہ حنین میں اپنی تسکین اپنے نبی ﷺ اور مومنین پر اتاری اور اپنے لشکر بھیجے جو تم دیکھ نہیں رہے تھے۔“[التوبۃ:26]

سیدنا امیر معاویہؓ نے غزوہ حنین میں شرکت کی۔[البدایۃ والنہایۃ:11/396]اس لیے ان کا شمار بھی ان لوگوں میں ہوتا ہے جن پر اللہ تعالی نے سکینت نازل کی۔

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾[التوبہ:100]

”اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جنھوں نے نیکی کے ساتھ ان کی اتباع کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گے۔“

سیدنا امیر معاویہؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے نیکی میں انصار ومہاجرین صحابہ کی اتباع کی لہذا اللہ ان سے بھی راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہوئے۔

احادیث رسول ﷺ سے سیدنا امیر معاویہؓ کے فضائل:

❁ سیدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان نبوت سے یہ الفاظ سماعت کیے: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندری جہاد کے سفر پر روانہ ہو گا اس کے لیے جنت واجب ہو گی۔[بخاری:2924]

یادر ہے! سب سے پہلے سیدنا معاویہؓ ہی نے سمندر میں جہادی سفر کیا۔[بخاری: 2800، فتح الباري، تحت رقم:6283]

لہذا ثابت ہوا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ زبان نبوت سے جاری ہونے والے الفاظ کے مطابق جنتی ہیں۔

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به[ترمذی:3842]

”اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دے، ہدایت یافتہ اور ہدایت کا ذریعہ بنادے۔“

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللهم علم معاوية الكتاب ومكن له في البلاد وقه العذاب“[الشریعۃ للآجری:3842]

”اے اللہ! معاویہ کو کتاب کا علم سکھا اور اسے ملکوں کی حکومت عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا۔“

❁ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو نبی ﷺ نے رحمت والی بادشاہت قرار دیا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: اس امر (یعنی دین) کا شروع نبوت اور رحمت ہے پھر خلافت اور رحمت ہو گی پھر بادشاہت اور رحمت ہو گی [سلسلہ صحیحہ:3270]

❁ روز قیامت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سارے نسب ختم ہو جائیں گے اور ساری سسرالی رشتہ داریاں بھی ختم ہو جائیں گی مگر میرا نسب قائم رہے گا اور میرے سسرالی رشتہ دار بھی میرے قریب ہوں گے۔(الجامع الصغیر:4564]

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتہ دار تھے اس وجہ سے وہ روز قیامت بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی ہوں گے اور ان کے دشمن بھی ان کے قریب نہیں پہنچ سکیں گے۔

❁ بزبان رسالت ﷺ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نیک امراء میں سے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ دین بارہ امیروں تک درست رہے گا (سیدنا امیر معاویہ چھٹے امیر المومنین تھے) ایک

روایت میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ دین 12 خلفاء تک قائم رہے گا۔(مسند احمد: 20817]

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کبار صحابہ رضی اللہ عنھم کی نظر میں:

❁ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں سے کوئی بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑا عالم نہیں ہے۔ [مصنف عبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 20، باب کم الوتر، رقم: 4641]

❁ دوسرا قول: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے اپنی زندگی میں خلافت اور حکومت کا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ حق دار کسی کو نہیں دیکھا۔

[السنۃ للخلال: 677، جلد 2، صفحۃ: 440، الامالي من آثار الصحابۃ للعبد الرزاق: 97]

❁ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کے بعد سب سے سخی اگر کسی کو دیکھا ہے تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔ [السنۃ للخلال حدیث: 678، 679]

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے زیادہ حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا اگر کسی کو دیکھا ہے تو اس گھر والے، یعنی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔

[تاریخ دمشق: 69/ 161]

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا:

میرا دل چاہتا ہے کاش! اللہ میری عمر بھی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لگا دے۔

[الطبقات لأبي عروبۃ الحراني، صفحۃ 41]

❁ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے سب سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ اگر کسی کی نماز دیکھی ہے تو وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ [مجمع الزوائد: 9/595، رقم: 15920]

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تابعین و محدثین کی نظر میں:

❁ جلیل القدر تابعی امام حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کچھ لوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں اوران پر لعنت کرتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: "سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت کرنے والے خود اللہ تعالی کی لعنت کے مستحق ہیں۔" [تاریخ دمشق لابن عساکر: 59/206]

❁ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے گستاخ کو سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی سزا:

ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو کبھی کسی انسان کو مارتے ہوئے نہیں دیکھا، انہوں نے صرف اس شخص کو کوڑے مارے جس نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تھا۔ [تاریخ دمشق: 59/211]

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فتوی:

ابن ہانی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا میں اس شخص کے پیچھے نماز پڑھوں جو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دے؟ تو امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا: اس کے پیچھے نماز مت پڑھو اور نہ اس کی عزت کرو۔ [سؤالات ابن هاني، رقم: 296]

❁ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں سارے لوگ ان کے ساتھ راحت سکون عدل وانصاف، درگزری و معافی والی زندگی گزار رہے تھے۔ [البداية والنهاية: 8/122]

❁ امام نووی رحمہ اللہ (شارح مسلم) فرماتے ہیں؛

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عادلوں اور فاضلوں میں سے ہیں اور چنے ہوئے صحابہ میں سے ہیں۔

(تحت حدیث 1665، شرح النووي علی صحیح مسلم، جلد 7 صفحہ 4]

❁ امام سعید بن مسیب رحمہ اللہ (تابعی) فرماتے ہیں؛

جو شخص سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی رضی اللہ عنھم سے محبت کرے، عشرہ مبشرہؓ کے جنتی ہونے کی شہادت دے، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کرے اللہ تعالی کے لیے ہے کہ وہ اس کا حساب و کتاب نہ کرے۔ [البدایة والنہایة: 8/139]

❁ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے گھوڑے کی ناک کی غبار عمر بن عبد العزیز اللہ سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ [البدایة والنہایة 1: 139]

❁ بشر حافی فرماتے ہیں؛

امام معافی بن عمران سے پوچھا گیا سیدنا امر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ۔ تو انھوں نے فرمایا: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ جیسے چھ سو بزرگوں سے بھی افضل ہیں۔ [السنة للخلال: 2/435]

❁ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

اسلام ایک گھر کی مانند ہے جس کا ایک دروازہ ہے اور اس کا دروازہ صحابہ کرامؓ ہیں، پس جس نے صحابہ کرامؓ کو تکلیف دی اس نے اسلام کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کیا جس طرح کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو وہ گھر میں داخل ہونے کا ارداہ کرتا ہے، پس جس نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کچھ (برا) کہنے کا ارادہ کیا (تو سمجھ لو) اس نے تمام صحابہؓ کو برا کہنے کا ارادہ کیا۔

[تھذیب الکمال:340/1]

سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے رجب ۶۰ ہجری میں وفات پائی۔ اور ضحاک بن قیس فہری نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اٹھہتر (۷۸) سال کی عمر میں وفات پائی۔

سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کی کل مدت انیس سال تین ماہ اور سترہ دن بنتی ہے۔

[تاریخ طبری:۶/ ۲۴۳،۲۴۱،۲۴۵]